



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے بیرون ملک سفر کا ارادہ کیا کیونکہ وہ معیشت سے تو اس نے عفت و پاکدامنی کے حصول کے لئے یہ ارادہ کیا کہ ایک معین مدت تک کھانے نکاح کر لے اور بیوی کو نہ بتائے کہ وہ اسے طلاق دے دے گا تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

طلاق کی نیت سے یہ نکاح دو حالتوں سے خالی نہیں ہے 1۔ بوقت عقد یہ شرط ہو کہ وہ ایک ماہ یا ایک سال یا اپنی تعلیمی مدت کی تکمیل تک شادی کر رہا ہے تو یہ نکاح متعہ اور حرام 2۔ یہ کہ اس کی نیت یہ ہو کہ اسے طلاق دے دے گا البتہ یہ شرط نہ ہو تو حنا بلہ کے مشہور مذہب کے مطابق یہ حرام اور عقد فاسد ہے کیونکہ فقہانے حنا بلہ یہ کہتے ہیں کہ معنوی بات بھی مشروط ہی کی طرح ہوتی ہے اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((إنما الأعمال بالنیات وإنما لكل امری ما نوى)) (صحیح البخاری)

”اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لئے صرف وہی ہے جو اس نے نیت کی۔“

اگر آدمی کسی ایسی عورت سے شادی کرے جسے اس کے شوہر نے تین طلاقیں دے دی ہوں اور اس کی نیت یہ ہو کہ یہ اسے طلاق دے دے گا تو یہ نکاح فاسد ہو گا، خواہ اس میں طلاق کی شرط نہ بھی ہو کیونکہ معنوی بات مشروط ہی کی طرح ہوتی ہے اگر نیت تحلیل سے عقد فاسد ہو جاتا ہے تو نیت متعہ سے بھی عقد فاسد ہو جائے گا حنا بلہ کا یہی قول ہے۔

اس مسئلہ میں اہل علم کا دوسرا قول یہ ہے کہ یہ صحیح ہے کہ آدمی کسی عورت سے شادی کرے جبکہ اس کی نیت یہ ہو کہ وہ جب اس ملک سے واپس جائے گا تو اسے طلاق دے دے گا، جس طرح لوگ بیرون ملک حصول تعلیم وغیرہ کے لئے جاتے ہیں کیونکہ اس میں طلاق کی شرط نہیں ہوتی ہے اور اس میں اور متعہ میں ہی فرق ہے کہ متعہ کی صورت میں جب مدت مکمل ہو جائے تو میاں بیوی میں علیحدگی ہو جاتی ہے، خواہ شوہر چاہے یا نہ چاہے لیکن یہ صورت اس سے مختلف ہے کیونکہ ممکن ہے کہ وہ طلاق نہ دے اور یہ شادی برقرار رہے شیخ الاسلام ابن قیمیہ کا بھی ایک قول یہی ہے۔

میرے نزدیک بھی صحیح بات یہی ہے کہ یہ نکاح متعہ نہیں ہے کیونکہ اس پر متعہ کی تعریف صادق نہیں آتی لیکن میرے نزدیک نکاح کی یہ صورت بھی حرام ہے کیونکہ اس میں عورت اور اس کے وارثوں سے دھوکا ہے اور نبی اکرم ﷺ نے دھوکا اور فریب کو حرام قرار دیا ہے، اگر اس عورت کو معلوم ہو کہ یہ مرد اس سے صرف اس مخصوص مدت کے لئے شادی کرنا چاہتا ہے تو وہ اس سے کبھی شادی نہ کرے، اس طرح اس کے وارث بھی اس پر کبھی راضی نہ ہوں کوئی انسان خود بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی کے لئے کسی ایسے انسان سے کرے، جس کی نیت یہ ہو کہ کچھ مدت کے بعد وہ اسے طلاق دے دے گا جب انسان اسے اپنے لئے پسند نہیں کرتا تو وہ دوسروں کے لئے اسے کیوں پسند کرتا ہے؟ یہ بات ایمان کے بھی خلاف ہے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے:

((لا یؤمن أحدکم حتی یحب لانیفہ)) (صحیح البخاری)

”تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے بھی وہ پسند نہ کرے جسے اپنے لئے پسند کرتا ہو۔“

میں نے سنا ہے کہ بعض لوگوں نے اس قول کو ایک ایسے کام کے لئے ذریعہ بنایا ہے کہ جس کا کوئی بھی قائل نہیں ہے اور وہ یہ کہ وہ ان ملکوں میں جاتے ہی صرف شادی کے لئے ہیں جب تک چاہتے ہیں اس بیوی کے ساتھ رہتے ہیں اور پھر جب اپنے ملک واپس لوٹتے ہیں تو اسے طلاق دے دیتے ہیں، لہذا اس مسئلہ میں یہ بہت خطرناک صورت حال ہے، اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس کا دروازہ بند کر دیا جائے کیونکہ اس میں دھوکا اور فریب بھی ہے اور پھر اس سے بے حیائی اور بدکاری کا دروازہ بھی کھلتا ہے، لوگ جاہل ہیں اور اکثر لوگوں کی خواہش نفس انہیں حدود الہی پامال کرنے سے نہیں روکتی۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح: جلد 3 صفحہ 265

